بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	یکم اخاء ۱۳۴۴ ہش ۔ ۳ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۔ یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں :

اخبار احمدیہ

—● نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے "اسلامی پردہ سے متعلق ضروری سوالات" جملہ جماعتوں میں بھجوائے گئے ہیں جن کے جوابات جماعتوں کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں مگر بعض جماعتوں کے عہدہ داران کوائف کا جواب بھجواتے وقت اپنی جماعت کا پورا پتہ نہیں لکھتے۔ لہٰذا عہدہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ جواب بھجواتے وقت اپنی جماعت کا پورا پتہ لکھا کریں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

—○ مورخہ ۳۰ ستمبر کے الفضل میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ مکرم ملک صاحب خان نون صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر حال سرگودھا کے فرزند عزیز احمد خان بیمار ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ عزیز احمد خان بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔ البتہ عزیز کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع میں

— مزید التوا —

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع کے لئے ۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر کی بجائے ۲۹، ۳۰، ۳۱ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے جان دیکر اپنا اخلاص ثابت کیا

انہوں نے نہ عزت کی پرواکی نہ جان کی۔ بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح ہوتے رہے

"صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی اپنی زندگی کو قربان کر دیا۔ نہ عزت کی پرواہ کی نہ جان کی بکری کی طرح ذبح ہوتے رہے۔ اس طرح کی نظیر پیش کرنی آسان نہیں ہے۔ اس جماعت کے اخلاص کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہے کہ جان دیکر اخلاص ثابت کیا۔ ان کے نفس بالکل دنیا سے خالی ہو گئے تھے۔ جیسے کوئی ڈولی پر کھڑا سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ لوگ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔

لوگوں کے کاموں میں بہت حصہ دنیا کا ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو اور وقت موعود آ پہنچتا ہے۔ خدا ایسا نہیں کہ کسی کو ضائع کرے۔ یہ اعتراض کہ ہمارے املاک تباہ ہو جائیں گے غلط ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ وغیرہ کے املاک ہی کیا تھے؟ ایک ایک دو دو سو یا کچھ زیادہ روپیہ کسی کے پاس ہوگا۔ مگر اس کا اجر ان کو یہ ملا کہ خدا تعالےٰ نے بادشاہ کر دیا اور قیصر و کسریٰ کے وارث ہو گئے۔ مگر خدا تعالےٰ کی غیرت یہ نہیں چاہتی کہ کچھ حصہ خدا کا ہو اور کچھ شیطان کا اور توحید کی حقیقت بھی یہی ہے کہ غیر از خدا کا کچھ بھی حصہ نہ ہو۔ توحید کا اختیار کرنا تو ایک مرنا ہے۔ لیکن اصل میں یہ مرنا ہی زندہ ہونا ہے۔

مومن جب توبہ کرتا ہے اور نفس کو پاک صاف کرتا ہے تو خوف ہوتا ہے کہ میں تو جہنم میں جا رہا ہوں کیونکہ تکالیف کا سامنا ہوتا ہے مگر خدا تعالےٰ اسے ہر طرح سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ موت مختلف طریق سے مومنوں پر وارد ہوتی ہے۔ کسی کو لڑائی سے کسی کو کسی طرح سے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگ نہ کی تو آپ کو لڑکے کی قربانی کرنی پڑی — یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے اور ایک اور بھی حصہ دار ہو۔ قرآن میں بھی لکھا ہے کہ حصہ سے خدا راضی نہیں ہوتا۔ بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہوں نے خدا کا کیا ہوتا ہے۔ وہ بھی خدا انہی کا کر دیتا ہے کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب، یتیم اور بے کس اور بلا اسباب ہونے کے اور بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونے کے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہیں اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا تعالےٰ کی خدائی کا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم ص ۶ تا ۸)

روزنامہ الفضل، ربوہ

مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء

ہندوازم فاشزم سے بھی زیادہ خطرناک ہے

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو جنگ و جدال کی خواہش نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر جب جنگ و جدال آپڑیں تو دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے اس سے واضح ہے کہ ایک مومن اصولاً امن پسند ہوتا ہے۔ اس کا کام دنیا میں امن کی فضا قائم رکھنا ہے۔ اور کسی قسم کا فتنہ برپا کرنا نہیں ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی تمام قومیں یہی ادعا کرتی ہیں کہ وہ امن چاہتی ہیں حتی کہ ہندوستان بھی یہی پرچار کرتا ہے۔ اور اس نے پروپیگنڈا سے تو ایک دنیا کو متاثر کر رکھا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ اس کی امن پسندی کا پروپیگنڈا بے اثر ہوتا جارہا ہے۔ اور دنیا جاننے لگی ہے کہ وہ قطعاً امن پسند نہیں ہے بلکہ وہ دنیا میں آج سامراج کا بدترین نمونہ ہے۔

امن پسندی کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ مکاری اور فریب سے پہلے دوسروں کے حقوق غصب کرلئے۔ اور جب ان کا مطالبہ ہوا تو اڑ گئے۔ اور جب جنگ آمد بجنگ آمد کا موقعہ آیا۔ تو دہائی دینی شروع کردی کہ ہم امن پسند ہیں۔ فلاں قوم ہی نے ہم کو جنگ میں گھسیٹا ہے۔

امن پسندی کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ دوسروں کے حقوق کا احترام کیا جائے۔ اور اگر دوسرے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں تو صلح و صفائی کے ساتھ معاملہ طے کر لیا جائے اور اگر ثابت ہو جائے کہ اس نے واقعی دوسروں کے حقوق کو دبا رکھا ہے۔ تو بے چون و چرا صحیح فیصلہ کرلے۔ اور تلافیٔ مافات کردے۔

اسلام اس بات کو سخت ناپسند کرتا ہے کہ دوسروں کے ساتھ خواہ وہ جانی دشمن ہی کیوں نہ ہوں انصاف نہ کیا جائے۔ اللہ تعالےٰ انصاف کو پسند کرتا ہے اگر ہر انسان اور ہر قوم اس الٰہی تعلیم پر عامل ہو جائے تو دنیا کی بہت سی تکالیف اور مصائب جن میں اس نے خود کو ڈال رکھا ہے دور ہو سکتی ہیں:

الغرض اسلام نے جو تعلیمات دی ہیں وہ اتنی حقیقت پسندانہ اور عملی لحاظ سے صلح و امن کے قیام کے لئے اتنی مفید ہیں کہ آج ضرورت ہے کہ قرآن کریم کو ساری دنیا کی اقوام میں کثرت سے پہنچایا جائے۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ایک مومن کا فرض ہے کہ جہاں تک ہوسکے فتنہ و فساد سے بچے۔ اور اگر ہوسکے تو اس کو صلح و صفائی کے طریقوں سے مٹائے۔ تاہم جب اس طریق سے فتنہ و فساد نہ رکے تو اس کو ناچار تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے۔ چنانچہ صدر اول کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔

مکہ مکرمہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش نے جو ایذائیں دیں۔ وہ اتنی شدید تھیں کہ آج انسان ان کے ادھورے بیانات کو بھی پڑھ کر کانپ جاتا ہے۔ صرف آپ کی ذات پر ہی یہ حملے نہیں کئے گئے تھے بلکہ غریب مسلمانوں کو جو اذیتیں دی جاتی تھیں صرف ایک اعلےٰ معیار کا کردار ہی ان کو برداشت کرسکتا ہے۔ پھر جو صبر اور استقامت سابقین اولین نے دکھایا شاید ہی کسی قوم نے اب تک دکھایا ہو۔

ان فتنوں سے بچنے کے لئے مومنوں اور خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیارا وطن چھوڑنا پڑا۔ مگر دشمنان خدا نے جھنجھلا کر اپنی سرگرمیاں اور بھی تیز کردیں۔ اور مدینہ مکرمہ پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ اس پر اللہ تعالےٰ کے حکم سے مومنین کو بھی جوابی کارروائی کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ قرآن کریم میں موجود ہے کہ

اذن للذین یقاتلون
بانھم ظلموا وان اللہ
علیٰ نصرھم لقدیر۔
(حج آیت ۴۰)

یعنی مسلمانوں کو جن کے خلاف ظالم دشمن نے جنگ کا آغاز کیا ہے مقابلہ کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم و ستم توڑے گئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ضرور ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ یعنی ان کا مددگار اللہ تعالےٰ ہے۔

جب تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی یہ اجازت ملی۔ اس وقت بھی مسلمانوں کی طاقت اتنی بڑی نہیں تھی کہ وہ دشمنوں کے بڑے بڑے لشکروں کا مقابلہ کرسکتے۔ غزوہ بدر میں صرف ۳۱۳ اصحابؓ شامل ہوئے تھے۔ اور وہ بھی تقریباً نہتے۔ یعنی کوئی فوجی ساز و سامان ان کے پاس نہیں تھا مقابلہ میں ان پر چڑھائی کرنے والوں کی تعداد تین گنا سے بھی زیادہ تھی۔ اور اس وقت کے لحاظ سے پورا فوجی ساز و سامان رکھتے تھے

مطلب یہ ہے کہ مقابلہ کی اجازت بھی ایسی حالت میں دی گئی تھی کہ آجکل کے فوجی ماہر یا جرنیل کے نزدیک اتنی بے سروسامانی اور اتنی تھوڑی تعداد کا اپنے سے تین گنا سے بھی زیادہ مسلح لشکر سے مقابلہ کرنا کسی طرح جائز نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں اللہ تعالےٰ کا مقابلہ کی اجازت دینا اس لئے تھا کہ اگر جوابی کارروائی نہ کی جاتی تو مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹایا جاسکتا تھا۔ یہ حقیقت اس دعا سے بھی واضح ہو جاتی ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس غزوہ کے وقت مانگی تھی۔ آپ نے یہی دعا مانگی تھی کہ اگر یہ مسلمان مٹ گئے تو اے خدا تیرا نام لینے والا دنیا میں کوئی باقی نہ رہے گا۔

آج بھارت کے مقابلہ میں پاکستان نے جو تلوار اٹھائی ہے۔ تو تقریباً وہی حالت ہے جو بدر میں تھی۔ دشمن آبادی کے لحاظ سے ۴-۵ گنا زیادہ ہے، اور اسی نسبت سے اس کی فوجی طاقت اور فوجی ساز و سامان بھی ۴-۵ گنا زیادہ ہے۔ اسی طرح پاکستان اللہ تعالےٰ سے مدد کا اسی طرح طالب ہے، جس طرح وہ بدر میں طالب تھا۔ آج بھی اسے اللہ تعالےٰ سے یہی دعا کرنا ہے کہ اے اللہ تعالےٰ اگر پاکستان نعوذ باللہ مٹ گیا۔ تو برصغیر میں کوئی بھی تیرا نام لیوا موجود نہیں رہیگا۔ آج پاکستان کا یہ دشمن بھی اسلام کا اسی طرح دشمن ہے۔ جس طرح مکہ کے کفار اس کے دشمن تھے۔ بھارت میں اس وقت پانچ کروڑ کے لگ بھگ مسلمان ہیں۔ مسلمان جمہور کی زندگی اجیرن ہوگئی ہوئی ہے بزدل جھرا مار بت پرست جب چاہتے ہیں۔ مسلمانوں پر بہانہ بنا کر حملہ کردیتے ہیں۔ ان کی دوکانیں لوٹ لیتے ہیں۔ ان کے مکانوں کو پھونک دیتے ہیں عورتوں اور بچوں تک کو اپنی درندگی کا نشانہ بناتے ہیں۔ ہندو پولیس حملہ آوروں کی مدد کرتی ہے۔ بہت سے مسلمانوں کو گھروں سے نکال کر پاکستان کی سرحدوں کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے۔ مسلمانوں پر یہ ظلم محض اس لئے کئے جاتے ہیں کہ وہ بت پرستی نہیں کرتے وہ اللہ تعالےٰ کا نام لیتے ہیں۔ مگر حقیقت اس سے بھی کہیں سنگین تر ہے۔ اور وہ یہ ہے برہمن مذہب انسانیت کا سخت دشمن ہے۔ وہ صرف اپنی نسلی فوقیت چاہتا ہے۔ باقی سب کو وہ غلام در غلام بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ اس نے اپنا سوشل سسٹم ہی ایسا بنا رکھا ہے۔ اس کی نظر میں اونچ جاتی کے سوا تمام انسان کوئی حقوق نہیں رکھتے۔ باقی سب شودر ہیں۔ اور صرف اونچ جاتی کی خدمت کے لئے سانس لینے کے مجاز ہیں۔ اسطرح انسانیت کو ہندوازم سے فاشزم سے بھی کہیں زیادہ خطرہ ہے۔ فاشزم میں لاکھوں برائیاں ہوں مگر وہ انسانوں میں مساوات کا علمبردار ہے۔ اس کے عین ضد میں ہندوازم انسانی مساوات کا ازلی دشمن ہے جب کبھی وہ برسرِ عروج آیا ہے اس نے انسانیت کی دھجیاں اڑائی ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کی تمام تاریخ بے گناہوں کے خون سے رنگین ہے۔ مہابھارت کی جنگ سے لیکر بودھوں کے استیصال تک کی ہندو تاریخ کا مطالعہ واضح کرتا ہے۔ کہ جب بھی برہمنزم نے پر پرزے نکالے ہیں۔ یہ سرزمین دوسری اقوام کے لئے دوزخ کا نمونہ بنتی رہی ہے۔ اور ہر بار اس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ کوئی باہر کی قوم آکر حساب چکاتی رہی ہے۔ برہمنزم کا یہ خاصہ ہے کہ جب کبھی ان کو موقعہ ملا ہے۔ یہ فرعونیت کا مظہر بن جاتا ہے اور ہر فرعونے را موسےٰ کی ضرب المثل بھی ہر بار اپنی تصدیق کرواتی رہی ہے۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ جب ہندو بودھوں کا خون بے گناہ بہا رہے تھے تو لاہور کے راجہ جے پال کے سر میں فرعونیت کی موج اٹھی اور اس نے ہمسایہ ملک افغانستان پر چڑھائی کردی۔ جہاں منہ کی کھانی پڑی اور نرغہ میں گھر گیا تو خراج کا وعدہ کرکے نہایت ذلت سے رہائی حاصل کی۔ مگر جب لاہور پہنچ گیا تو اپنے وعدہ سے اسی طرح پھر گیا۔ جس طرح آج ہندو سلامتی کونسل کے وعدہ سے پھر جانا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان پر حملہ آور ہو گئے ہیں۔ جہاں انہیں منہ کی کھانی پڑ رہی ہے۔ الغرض بے گناہ بودھوں کے خون کا بدلہ لینے کو اللہ تعالیٰ نے محمود غزنوی اور محمد غوری جیسے بہادروں کو یہاں بھیجا۔ اور دس صدیوں تک اسکو غلامی کی سزا دی اور انگریز کے چلے جانے کے بعد آزاد ہوئے ہیں۔ اس نے پھر وہی ظلم و ستم کا وطیرہ اختیار کرلیا ہے۔ چھٹتے ہی ریاستوں پر فوجی کارروائیاں کردیں اور مدالیح میں آکر مکاری سے ضلع گورداسپور کو حاصل کرکے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کرلیا اور کشمیری مسلمانوں کو ظلم و ستم کی چکی میں ۱۸ سال سے پیستا چلا آیا ہے اور غریب کشمیریوں کا خون چوس رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر فرعونے را موسےٰ کی ضرب المثل پھر اپنی تصدیق کرنا چاہتی ہے۔ کیونکہ خدا کے گھر میں دیر

(قسط ۲)

پاکستان کی کامیابی پر

ہم کس طرح صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لا سکتے ہیں؟

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

ہماری جماعت ایک مذہبی جماعت ہے۔ ہم الٰہی نوشتوں کے مطابق ایمان رکھتے ہیں کہ یہ زمانہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے اللہ تعالیٰ نے مقدر فرما دیا ہے کہ اس دور میں اسلام کو پھر کھوئی ہوئی عظمت حاصل ہوگی اور سچے محمدیوں کے قدم پھر بلند تر اور محکم تر مینار پر قائم ہو جائیں گے مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی اور ساری زمین پر اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ ایک ہی پیشوا سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہوگی اور سارے عالم کا ایک ہی مذہب ہوگا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق اسی نشأۃ ثانیہ کی خوشخبری سنانے اور اس پر ایمان کو محکم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جہاں اس نشأۃ ثانیہ کے لئے ساری دنیا میں روحانی تغیرات ہو رہے ہیں اور اسلام کے لئے ماحول سازگار بن رہا ہے وہاں پر اسی نشأۃ ثانیہ کی ظاہری بنیاد کے طور پر اللہ تعالیٰ نے خود پاکستان کو وجود بخشا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسے اشاعتِ دین کے لئے وسیع مرکز بنائے۔ ہم اپنے اس ایمان کی وجہ سے جس محبت، جس پیار اور جس وابستگی سے اپنے اس پیارے وطن کو دیکھتے ہیں اسکی مثال نہیں مل سکتی۔ اس وقت دنیا میں کوئی اور ملک نہیں جو اپنی موجودہ حالت میں اسلام کے نام پر قائم ہوا ہو۔ کوئی اور خطۂ زمین نہیں جسے مشیتِ ایزدی نے اشاعتِ دینِ برحق کے لئے انتخاب فرمایا ہو اس لئے پاکستان سچے اور مخلص مسلمانوں کی امیدوں کی واحد ظاہری آماجگاہ ہے۔ اس کا استحکام انکی دلوں کی آواز ہے اور اس کی ترقی ان کا نصب العین۔ اگر کسی ماں کا ایک ہی بیٹا ہو جس طرح وہ اس کی تکلیف سے بے چین ہو جاتی ہے اسی طرح سچے مسلمان پاکستان کی مصیبت سے بے چین و بے قرار ہو جاتے ہیں کیونکہ پاکستان محض ایک ملک ہی نہیں بلکہ وہ ان کا ایک مقدس وطن ہے ان کی ساری روحانی تمناؤں کا مرکز ہے اس لئے پاکستان کی حفاظت، اس کی بہبودی اور اس کے باشندوں کی خیر سگالی ہر حقیقی مسلمان کی روح کی آرزو ہے۔

گذشتہ دنوں جب بھارت نے ظالمانہ طور پر پاکستان پر حملہ کیا اور کشمیری مسلمانوں کو اپنے ظلم و استبداد کا تختۂ مشق بنانے کے بعد پاکستان کو مٹانے کے لئے اپنی مادی طاقتوں اور فوجوں کے بھروسہ پر ایک خطرناک جنگ کا آغاز کر دیا تو ہر مسلمان کے دل میں درد پیدا ہوا اور سب کی نظریں سب سے پہلے خدائے ذوالجلال کی طرف اٹھیں کہ وہ اس اسلامی سلطنت کی حفاظت فرمائے۔ ملک کے کونے کونے سے آہ و پکار اٹھی اور عرشِ الٰہی تک جا پہنچی بلکہ دنیائے اسلام کے ہر ملک کے مسلمان دعا میں منہمک ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پاکستان کی بری، فضائی اور بحری فوجوں کے جانباز جوانوں نے دشمن کے حملہ کا جواب دینے کے لئے قدم آگے بڑھائے۔ انہوں نے دو اڑھائی ہفتے کے اندر اندر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے بھارتی فوجوں کو بے مثال شکست دے کر دنیا بھر میں نام پیدا کر لیا۔ یہ معرکہ ایک عظیم معرکہ تھا۔ پاکستان کی فوج اپنی تعداد اور اسلحہ کے لحاظ سے ہندوستانی فوجوں سے بہت کم اور کمزور تھی مگر خدا تعالیٰ کا فضل ہوا کہ پاکستان کو عظیم فتح نصیب ہوئی یہ فتح ساری فوجوں کی فتح بھی ہے۔ صدر مملکت کی فتح بھی ہے۔ کمانڈروں کی فتح بھی ہے اور ساری قوم کی فتح بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا سایہ سب پر ہوا ہے۔ اب بڑی قوموں نے بیچ بچاؤ کر کے فائر بندی کرا دی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ صلح و مفاہمت سے کشمیر کا مسئلہ باعزت طور پر حل ہو جائے۔ اس فائر بندی کو ہمارے محبوب صدر مملکت نے امنِ عالم کی خاطر منظور کر لیا ہے اور جنگ رک گئی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ بھارت اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر صدق دل سے کشمیر کے معاملہ کو طے کرے گا یا نہیں یہ بات چند دنوں میں ظاہر ہو جائے گی۔ اس لئے ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ حالات کیا ہوں گے تاہم ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے گذشتہ فضل و احسان پر شکر ادا کریں اور اس سے مزید فضلوں کے امیدوار بنیں۔ اپنے جانباز فوجیوں اور اس ملک کے مخلص کارکنوں کا شکریہ ادا کریں۔ اس راہ میں جانیں قربان کرنے والے بہادروں کے لئے دعا کریں اور اللہ تعالےٰ سے توفیق چاہیں کہ وہ اس ملک کی خود حفاظت فرمائے اور اسے واقعی طور پر اسلام کی اشاعت کا مضبوط ترین مرکز بنا دے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم کہ اگر تم میرے احسان کا شکریہ ادا کرو گے تو میں تمہیں مزید فضلوں سے نوازوں گا اسی لئے جملہ پاکستانیوں نے ۲۴ ستمبر بروز جمعہ یوم تشکر منایا ہے۔

برادران! یاد رہے کہ شکر مکمل تب ہوتا ہے جب اسے مکمل طور پر ادا کیا جائے شکر کے تین حصے ہیں (۱) پہلا حصہ یہ ہے کہ انسان دل سے محسوس کرے کہ یہ فضل اسے محض اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملا ہے وہی واحد لاشریک خدا یہ نعمت دینے والا ہے۔ اس احساس سے اس کا دل لبریز ہو جائے جس کے نتیجہ میں اس کا دل جذباتِ شکر سے بھر جائے گا اور وہ اپنے رب کے حضور گداز ہو جائے گا۔ (۲) دوسرا حصہ شکر کا یہ ہے کہ انسان کی زبان پر بھی اللہ تعالےٰ کے احسانات کا ذکر ہو۔ وہ زبان سے بھی اس کی حمد و ثناء کرے۔ (۳) تیسرا حصہ شکر کا یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال سے بھی خداوند تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ثابت ہو۔ جو نعمتیں اللہ تعالےٰ نے اسے عطا فرمائی ہیں انہیں امانت سمجھے اور اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق ان کا استعمال کرے اور جب بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے قربانی کا حکم پہنچے اس کے لئے ہمہ تن تیار رہے۔

جب شکر کے یہ تینوں حصے مکمل ہو جاتے ہیں تب انسان اللہ تعالےٰ کا شکر گزار بندہ قرار پاتا ہے۔

نبیٔ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کہ جو شخص انسانوں کے احسان کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ تعالےٰ کا بھی شکر نہیں کرتا گویا نعمتِ الٰہی جن واسطوں سے ملتی ہے ان کا شکر کرنا بھی درحقیقت اللہ تعالےٰ کا ہی شکر ہے بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے احسان کے شکریہ میں یہ بھی شامل ہے کہ انسان ان لوگوں کا بھی شکر ادا کرے جن کے ذریعہ سے اسے اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہوا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اس احسانِ عظیم کے شکریہ کے وقت اس کے ان بندوں کا بھی شکر ادا کریں جن کے ذریعہ سے یہ احسان پہنچا ہے۔

بھائیو! ملکی حفاظت کے شکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم سب متحد ہو کر پاکستان کے استحکام کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر کوشش کریں۔ ملکی دفاع کے تمام ذرائع کو پوری طرح اختیار کریں۔ جن لوگوں نے ابھی تک دفاع فنڈ میں حصہ نہیں لیا وہ اپنے مقدور کے مطابق اس میں حصہ لیں اور جن لوگوں نے اس فنڈ کے لئے وعدے کر رکھے ہیں وہ جلد تر ان کی ادائیگی فرمائیں یہ ہرگز خیال نہ کریں کہ اب فائر بندی ہو گئی ہے اب وعدہ کے پورا کرنے کی کیا ضرورت ہے اوّل تو مومن اپنے وعدہ کا پابند ہوتا ہے۔ دوسرے ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کل کو کیا ہونے والا ہے نیز ملکی دفاع کی ضروریات بدستور بڑھ رہی ہیں اس لئے نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونا چاہیئے اور دوسرے لوگوں کو اپنے مالوں کے ساتھ اس جہاد میں شریک ہونا چاہیئے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی صفوں میں کامل اتحاد کو قائم رکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر گر کر متضرعانہ دعائیں کریں تا وہ اس ملک کو مضبوط، محفوظ اور مستحکم بنائے اور اس کے دشمنوں اور بدخواہوں کو ناکام و نامراد بنائے۔ آمین۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

ولادت

خاکسار کے لڑکے عزیزم محمد اسلم ایاز کو ۲۶ ستمبر صبح آٹھ بجے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(خاکسار محمد رمضان کارکن تبشیر)

جدید سائنس کا ایک ورق

ہوائی جہاز

عصر حاضر کے اہم ترین جنگی ہتھیاروں کا تعارف

منقول از کتاب حدیث دفاع مصنفہ میجر جنرل محمد اکبر خان صاحب

(۲)

ان بامبروں کے ذمے دشمن کے اہم اڈوں فیکٹریوں۔ ریلوے کے بڑے بڑے جنکشنوں وغیرہ کو برباد کرنا ہوتا ہے۔ بامبر فائٹر جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ ایسا بامبر ہے جو کہ غارتگری بھی کر سکتا ہے بامبر بھاری اور جسامت میں بڑا ہونے کی وجہ سے تسکاری ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں کم رفتار ہوتا ہے۔ لہذا اسے اپنی حفاظت کیلئے بسا اوقات فائٹر قسم کے ہوائی جہاز ساتھ رکھنے پڑتے ہیں تاکہ دشمن کے فائٹر جہاز کے خلاف اس کی حفاظت کر سکیں۔

فائٹر۔ ہوائی جہاز اپنی توپوں۔ بمول مشین گنوں وغیرہ کی مدد سے دشمن کے بامبروں پر حملہ کرنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایسا کرنے وقت ان کو دشمن کے حفاظتی بامبر فائٹروں سے بھی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اسی طرح دونوں طرف کے فائٹر ایک دوسرے سے ہوا میں گڈمڈ ہو جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مار گرانے کی فکر کرتے ہیں۔ اس مڈبھیڑ کے فیصلہ پر حملہ آور بامبروں کی سلامتی کا مدار ہوتا ہے۔

بالفاظ دیگر فائٹروں کا کام یہ ہوتا ہے کہ اپنے دشمن کے بامبروں کو اپنے علاقے میں گھسنے نہ دیں۔ اور اگر وہ گھس آئیں تو بچ کر نہ نکلنے پائیں۔ تاکہ ہر صورت میں دشمن کے بامبروں کے منصوبے کو ناکام بنا کر ملک کے اہم دفاعی اداروں فیکٹریوں وغیرہ کو غارتگری سے بچایا جا سکے۔

فریٹر۔ قسم کا ہوائی جہاز جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے محض باربرداری کے کام کے لئے بنایا گیا ہے۔ لہذا وہ حجم میں بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ اور بوجھ اور حجم کی وجہ سے اس کی رفتار بھی کم ہوتی ہے۔ یہ اپنی حفاظت خود نہیں کر سکتا ہے۔ اہم ضرورت کے وقت یہ جہاز ضروری اسلحہ فوجی دستے۔ توپیں۔ جیپ گاڑیاں، زخمی فوجی۔ رسد وغیرہ وغیرہ قسم کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے۔ یعنی ایسا سامان جو عام حالات میں بری اور بحری بار برداری اٹھاتی ہے آجکل ہوائی جہاز عموماً انسان جہازرانوں کی

مدد سے اڑائے جاتے ہیں۔ مگر ایسے جہاز بھی موجود ہیں۔ جن کو راڈار کی مدد سے اڑا کر کسی مقررہ مقام پر بھیجا جا سکتا ہے۔ اور ان کو ہوا میں معلق بھی رکھا جا سکتا ہے ان کی مدد سے دشمن کے علاقے پر غارتگری کی جا سکتی ہے اس قسم کے ہوائی جہازوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ جہاز رات دن مسلسل ہوا میں پرواز کر سکتے۔ اور انسان کی طرح ان کو کھانے پینے آرام یا سونے کی ضرورت نہیں ہوتی اس کے ساتھ ہی اگر یہ راڈاری جہاز دشمن کے جہازوں سے ٹکرا کر تباہ بھی ہو جائیں تو بھی حفاظت کرنے یا حملہ آور ملک کو جانی نقصان نہ ہو گا۔ جرمنی کے ہوا باز جب ۱۹۴۰-۴۱ء میں بہت تعداد میں مارے گئے تو اس ملک کو اعلیٰ پیمانے پر ہوا بازی کا فن سکھانے میں بڑی دقت پیش آئی۔ جرمنی کی شکست کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ راڈاری ہوائی جہاز انسانی ہوابازوں کی طرح کئی مشینی وجود کی بناء پر یقینی طور سے اپنے نشانہ پر غالباً نہیں پہنچ سکتے۔

ہوائی جہاز کے ذریعے سے حملہ اور بچاؤ کے مسئلہ کو آسان بنا کر سمجھانے کی غرض سے ہم پہلے آپ کو یہ بتائیں گے کہ حملہ آور ملک اپنے بامبر کیسے بھیجتا ہے۔ اور کس طرح سے ہوا باز اپنا فرض سرانجام دیتے ہیں۔ اس کی بعض حفاظتی تیاریوں سے روشناس کرایا جائیگا اس کو سمجھنے کے لئے آپ ایسے ملک کے ہوائی اڈے پر تشریف لے چلیں۔ جو دشمن کے ملک پر ایٹم بم سے حملہ کرنے کے لئے اپنے جدید قسم کے بامبر بھیج رہا ہے۔ خصوصی پرمٹ کے ذریعہ سے محافظوں نے ہمیں آگے بڑھنے کی اجازت دیدی ہے ہوائی اڈوں پر بہت کڑی نگرانی ہوتی ہے! اپنا پرایا ہوائی جہاز بھی بلا اجازت ان اڈوں کے گرد و نواح میں اڑان نہیں کر سکتا ان دفاعی اڈوں پر بلا اجازت اڑنے والے ہوائی جہازوں کو مار گرا لیا جاتا ہے۔ چاہے ایسے جہاز پر اپنے ملک کے نشان بھی کیوں لگے ہوں۔

یہ سب بامبر قسم کے ہوائی جہاز ہیں۔ اور یہ جہاز امریکہ کے B-47، B-39، B-50 وغیرہ وغیرہ کے ہم پلہ اور اسی قسم کے ہیں یعنی جن ہوائی جہازوں سے ایٹم بم دشمن کے

ملک پر گرائے جا سکتے ہیں۔ ان کے ہر انجن کی طاقت (۵۰۰۰ ہارس پاور) کے لگ بھگ ہے۔ گویا یہ جہاز حجم اور جسامت کے اعتبار سے عام تجارتی یا سواری ہوا باز جہازوں کے برابر یا کچھ بڑے نظر آ رہے ہیں۔ مگر ان بامبر جہازوں میں اس قدر سامان جمع کر دیا گیا ہے۔ کہ ان کے اندر ہوا بازوں کے بیٹھنے کے لئے بہت ہی کم جگہ ہے اور یہ دیکھ کر حسرت ہوتی ہے کہ یہ فوجی ہوا باز اس قدر بے آرامی اور تنگی میں تقریباً ۲۰ و ۳۰ گھنٹے کس طرح سے گزار سکیں گے۔

ہر ایٹم بم والے بامبر کے جہازران اسی ایک جہاز کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ اور وہ اس مخصوص جہاز کے ہر طرح سے ذمہ دار بھی ہوتے ہیں۔ عموماً امن کے زمانہ ہی سے انہیں اپنے ملک کے دفاعی منصوبہ کے تحت ہر ایسے ایٹمی بامبر کو دشمن کے کسی خاص نشان یا مقام پر گولہ باری اور غارتگری کرنے کے لئے متعین کیا جاتا ہے ان جہازرانوں کی جماعت کو اپنے نشان یا نشانوں کا اچھی طرح سے علم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو اپنے احکام کے بجا لانے میں کوئی دقت نہیں ہوتی باوجود دور اندیشی کے پھر بھی حملہ کرنے کے وقت اور احکام دینے وقت بہت احتیاط برتی جاتی ہے۔ ذرا ہم دیکھیں کہ ان کو ہدایات کیسے ملتی ہیں۔

ایک نہایت زبردست پہرے میں سے گزرنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کے بعد ہم آپ کو ایک ایسے کمرے میں لے چلتے ہیں۔ جسے اپریشن روم (Operation Room) کہا جاتا ہے۔ یہ وہ کمرہ ہے جہاں محکمۂ ہوائی دفاع کے افسران نقشہ جات اور ماڈل وغیرہ کے ذریعہ سے ان ہوابازوں کو احکام دیتے ہیں۔ جن کو غارتگری کے لئے بھیجا جا رہا ہوتا ہے تاکہ ہوا باز اچھی طرح سے احکام لے لیں اور اگر کوئی شک ہو تو حکام بالا سے سوالات کر کے تمام شکوک رفع کر سکیں۔ اگرچہ ابھی دن کے گیارہ بجے کا وقت ہے۔ مگر پھر بھی یہ کمرہ بجلی کے بڑے بڑے لیمپوں سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔

پہلے ایر مارشل (Air marshal) کا سٹاف افسر اس جماعت کے نقشے پر دشمن کے اس نشان کو دکھاتا ہے جس پر انہوں نے حملہ کرنا ہوتا ہے۔ اور ساتھ ساتھ تمام احکام کو نہایت واضح طور سے انہیں سمجھاتا ہے۔ مثلاً ہم اسے یہ کہتے سنتے ہیں کہ تم اس راستے سے پرواز کرو گے۔ یہاں سے دشمن کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا فاصلہ

اتنے سو میل ہے۔ مگر دشمن کے ملک میں داخل ہونے سے پہلے فلاں جگہ اتنے بج کر اتنے منٹ پر تمہارے ہوائی جہاز میں ٹینکر (اڑنے والے) سے پیٹرول بھرا جائے گا۔ تاکہ آپ کے پاس کافی مقدار میں پیٹرول رہے۔ یہاں پر تمہیں غالباً دشمن کے حفاظتی دستے یا راڈار کا جال ملنے کا احتمال ہے۔ پھر تم یہاں سے وہاں جا کر اس جگہ کو نشانہ بناؤ گے وغیرہ وغیرہ غرضیکہ جب ان جہازرانوں کے دل میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہتا۔ تو نقشہ سے ذرا ہٹ کر ان کو تیار کردہ ماڈل (نمونہ) کے پاس لے جایا جاتا ہے جو کہ دشمن کے شہر یا نشانہ کے بالکل ہمشکل اور موافق ہوتا ہے۔ اب سٹاف افسر کہتا ہے یہ دریائے پرخطر ہے۔ جس کے دائیں کنارے پر اس شہر کا یہ باغ ہے۔ اس باغ میں یہ فیکٹری ہے۔ یہ دشمن کے ایٹم بم بنانے کی فیکٹری ہے اس مہم کا نشانہ یہی فیکٹری ہے۔ اب اس ماڈل کو ہر پہلو اور مختلف بلندیوں سے غور سے دیکھو ساتھ ساتھ وہ ان کو مختلف تصاویر بھی دیتا ہے۔

یہ جہازران ہر پہلو سے اس ماڈل کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد سیڑھیوں پر چڑھ کر دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف بلندیوں سے وہ کیسا نظر آئے گا۔ جب ان جہازرانوں کا لیڈر (سالار) بالکل مطمئن ہو جاتا ہے تو اسے اس تمام سامان کی فہرست ملتی ہے۔ جو اس کے بامبر میں رکھ دیا گیا ہے۔ یہ سب جہازران نہایت احتیاط سے اس سامان کو جانچ پڑتال کرتے ہیں اور یہ بھی خیال رکھتے ہیں کہ ضرورت کے وقت کونسا سامان کہاں ملے گا یہ بہت ہی ضروری ہے کیونکہ اس کو نشانہ لگاتے وقت اس ضروری سامان کے ڈھونڈنے کے لئے صرف لمحوں کا وقت ملے گا۔

جب جانچ پڑتال ختم ہو جاتی ہے تو یہ جماعت سیڑھی کی مدد سے جہاز میں داخل ہو جاتی ہے اور اس جہاز کا پائیلٹ (Pilot) اور کو پائیلٹ (Co. Pilot) ایک دوسرے کے آگے پیچھے اپنی اپنی لوہے کی کرسیوں پر بیٹھ کر اپنے آپ کو پیٹی سے باندھ لیتے ہیں۔ اس کا تیسرا ساتھی جس کا کام جہازرانی اور جسے نیوی گیٹر (Navigator) کہتے ہیں بہت ہی تکلیف دہ جگہ میں چلا جاتا ہے۔ جہاں وہ بمشکل ہی ہل جل سکتا ہے۔ یہ جگہ بامبر کے سب سے آگے یعنی نوز (حصہ ناک) کے حصے میں ہے۔ اس جہازران کا کام برابر اور مسلسل یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ آیا یہ جہاز

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۹ ستمبر۔ بھارت کے ساتھ جنگ کے دوران پاکستانی فوج کے افسروں اور جوانوں کی شجاعت اور دلیری کی کچھ اور خون گرما دینے والی داستانیں اب منظر عام پر آئی ہیں ان میں سب سے شاندار کارنامہ میجر خادم حسین اور آرمی کے انجینئر رضوی نے انجام دیا۔ میجر خادم حسین نے اپنی جان کی بازی لگا کر کھیم کرن میں جنگ کا پانسہ پلٹ دیا اور بھارتی فوج کے دو ٹینک تباہ کر دیئے انجینئر رضوی اسی سیکٹر میں رات کے وقت بھارتی علاقے میں پہنچ گئے اور چار ٹینک ایک دوسرے کے ساتھ باندھ کر اپنے مورچوں پر کھینچ لائے۔ معلوم ہوا ہے کہ سپلائی کور کے میجر خادم حسین ۲ ستمبر کو گولہ بارود سے بھری گاڑیوں کا ایک قافلہ لے کر کھیم کرن کے محاذ کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں توپ کی ایک خالی چوکی نظر آئی جس کا پاکستانی توپچی شہید ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے دشمن کے کچھ ٹینک اس مورچے کی طرف بڑھتے دیکھے۔ میجر خادم حسین نے فوراً اپنی جیپ سے چھلانگ لگائی۔ اور دوڑ کر توپ کے پیچھے پہنچ گئے انہوں نے چشم زدن میں دشمن کے دو ٹینک تباہ کر دیئے علاوہ تیسرے کا نشانہ لے رہے تھے کہ یہ ٹینک انہیں کچلتا ہوا گزر گیا اور وہ شہید ہو گئے۔

دریں اثنا پاکستانی فوج نے مورچے سنبھال لئے۔ اور میجر خادم حسین کی بے مثال قربانی سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ ہماری دلیر فوجوں نے تھوڑی ہی دیر میں دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔

اسی سیکٹر میں آرمی انجینئر رضوی رات کے وقت تنہا دشمن کے علاقہ میں پہنچ گئے انہوں نے دشمن کے چار سنچورین ٹینکوں کی جنہیں نقصان پہنچا تھا مرمت کی اور کھینچتے ہوئے اپنے علاقے میں لے آئے

معلوم ہوا ہے کہ اس سیکٹر میں مشرقی پاکستان کی بٹالین نے بھی بے مثال شجاعت کا مظاہرہ کیا ہے۔

کراچی ۲۹ ستمبر۔ پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے کل مغربی پاکستان میں ایک ہسپتال کا معائنہ کیا۔ جہاں زخمی مجاہد زیر علاج ہیں جنرل موسیٰ نے متعدد مریضوں سے بات چیت کی۔ انہوں نے تمام مریضوں کو بلند حوصلہ پایا۔ اکثر زخمیوں نے اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ صحت یاب ہونے کے بعد انہیں محاذ پر بھیجا جائے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ دوبارہ جنگ میں شامل ہو کر دشمنوں کے دانت کھٹے کر دیں گے۔ اور اس سے اپنی طاقت کا لوہا منوائیں گے۔

نیویارک ۲۹ ستمبر۔ امریکی ہفتہ وار نیوز ویک نے خبر دی ہے کہ برطانیہ نے امریکہ کی حکومت کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ پاک بھارت جنگ بند کرنے کیلئے دونوں ملک مل کر کوئی مشترکہ اقدام کریں۔ لیکن صدر جانسن نے یہ تجویز منظور نہیں کی۔ رسالے نے وہائٹ ہاؤس کے ذریعے کے حوالے سے لکھا ہے کہ صدر جانسن یہ چاہتے تھے کہ یہ جھگڑا اقوام متحدہ کو حل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ذمہ داری اسی کی ہے۔ رسالے نے آگے چل کر لکھا ہے کہ شاید اسی لئے صدر جانسن نے مسٹر گولڈ برگ سے کہا تھا کہ اگر میں اقوام متحدہ کی کارروائی معطل کرنا چاہتا تو میں تنہا کر سکتا تھا۔ لیکن میں ایسا چاہتا حالانکہ پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں کی جانب سے یک طرفہ کارروائی کے لئے مجھ پر کافی زور دیا گیا میری خواہش ہے کہ یہ مسئلہ اقوام متحدہ خود طے کرے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸ ستمبر میں گوشوارہ وعدہ وصول چندہ تحریک جدید شائع ہوا ہے اس میں ضلع منٹگمری کے وعدہ کی رقم -/۱۰،۹۴۹ روپے اور وصول ۴۴ فیصدی پڑھی جائے (وکیل المال اول)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم منیر الدین عبید اللہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ ظفر بنت چوہدری ظفر الحسن صاحب ہیلانی مرحوم بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی کراچی نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۶۵ء کو پڑھا۔ اسی طرح میرے بھانجے عزیزم سلیم احمد صاحب ولد چوہدری ظفر الحسن صاحب موصوف کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ شاہین بنت چوہدری احمد سعید صاحب مرحوم بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر اسی دن مکرم مولوی صاحب موصوف نے پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ یہ دونوں نکاح ان خاندانوں کے لئے بابرکت ہوں۔ آمین

(بشیر الدین عبید اللہ سابق مبلغ ماریشس و افریقہ حال ربوہ)

ولادت

برادرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار اللہ بخش جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

قریشی عبد اللطیف صاحب سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر کراچی میں بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مرزا منظور احمد)

۲۔ برادرم فضل احمد صاحب میو ہسپتال لاہور میں بغرض اپریشن گردہ داخل ہیں دوست اپریشن کی کامیابی اور صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں (رشید احمد قمر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب)

۳۔ میرے داماد محمد امین صاحب ضلع سیالکوٹ عرصہ تین چار ماہ سے بعارضہ درد گردہ علیل ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی)

۴۔ میرا داماد عزیز فضل احمد کئی روز سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہے۔ اب اپریشن کی غرض سے میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(محمد شریف مددگار کارکن وکالت مال ربوہ)

۵۔ میں مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد ظہیر الدین احمد شاہدرہ)

۶۔ میرا لڑکا عزیزم منور احمد سعید عالمی بنک میں مستقل ملازمت پر امریکہ جا رہا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار روشن دین صراف۔ اوکاڑہ)

جوڑوں کے درد
پینز کیور
(PAINS CURE)
کی صرف چار طاقتور خوراکوں سے دور ہو جاتے ہیں افاقہ صرف دو خوراکوں سے ہی ہو جاتا ہے اور لوگوں کے علاوہ پاکستان میں ملک سلیم احمد صاحب ناصر بی اے ایل ایل بی ربوہ۔ بھارت میں ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان اور یورپ میں مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا ذاتی تجربہ سے اس کی تصدیق فرما چکے ہیں۔
بذریعہ منی آرڈر مکمل کورس -/۱۰ پہلی دو خوراک -/۳
بذریعہ وی پی مکمل کورس ۱۱/۲۵ پہلی دو خوراک ۲/۲۵
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ
کیور ریمیڈیز کمپنی رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ہمیشہ اپنی
طارق
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں
پر
سفر کیجئے (منیجر)

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں۔
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون ۲۶۲۲۳

ہماری فوج کے جوانوں نے جس بے جگری سے وطن کا دفاع کیا ہے وہ تاریخ میں یادگار رہیگا

پوری قوم کو ان کے عظیم الشان کارناموں پر فخر ہے اور وہ ہمیشہ ان کی شکر گزار رہے گی

بہادری کے تمغے حاصل کرنے والے فوجی افسروں اور جوانوں کے نام صدر ایوب کا پیغام تہنیت

راولپنڈی ۳۰ ستمبر۔ پاکستان فوج کے جن ۹۴ افسروں اور جوانوں کو وطن عزیز کا دفاع کرنے کے سلسلہ میں غیر معمولی شجاعت کے عظیم الشان کارنامے سرانجام دینے پر تمغے ملے ہیں، صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ان کو مبارکباد کا ایک خصوصی پیغام بھیجا ہے صدر مملکت نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ہمارے ان بہادر جوانوں نے بہادری و شجاعت اور جوانمردی و دلیری کی ایک مثال قائم کر دکھائی ہے۔ انہوں نے جس بے جگری سے وطن عزیز کا دفاع کیا ہے وہ تاریخ میں یادگار رہے گا۔ پوری قوم ان کے ان کارناموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے وہ ان کی شکر گزار ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ مجھے بھی ذاتی طور پر ان بہادروں پر فخر ہے۔

صدر مملکت کا یہ خصوصی پیغام تہنیت بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسےٰ نے کل اس تقریب میں پڑھ کر سنایا جو بہادری کے کارناموں پر تمغے حاصل کرنے والے ۹۴ فوجی افسروں اور جوانوں میں سے بعض کو تمغے دینے کے لئے لاہور کے شالامار باغ میں منعقد کی گئی تھی۔ جنرل محمد موسےٰ نے اس تقریب میں تقریر کرتے ہوئے اعزاز حاصل کرنے والے افسروں اور جوانوں کو خود بھی مبارکباد دی انہوں نے شجاعت کے عظیم الشان کارناموں کی تعریف کی اور خاص طور پر میجر عزیز بھٹی شہید کا ذکر کیا جنہیں بے مثال شجاعت دکھانے پر بہادری کا سب سے بڑا اعزاز "نشان حیدر" ملا ہے۔ جنرل محمد موسےٰ نے کہا وطن عزیز کے دفاع کی خاطر جانیں نثار کرنے والے شہیدوں کو پوری قوم نذرانہ عقیدت پیش کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ جنرل محمد موسےٰ نے لاہور کے شہریوں کو جسے قائد اعظم نے پاکستان کا دل قرار دیا تھا۔ بہادر شہر کے بہادر محافظوں کے نام سے یاد کیا۔ انہوں نے کہا دشمن نے بڑی قوت کے ساتھ تین اطراف سے حملہ کیا تھا اس نے لاہور پر قبضہ کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اس نے فائر بندی کی آڑ میں بھانوالہ راوی بیدیاں رابطہ نہر کو پار کرنے کی بھی کوشش کی تھیں ہماری کم تعداد فوج کے بہادر جوانوں نے اپنے سے کئی گنا زیادہ تعداد کے دشمن کے ان سب منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور اسے ایک انچ بھی آگے نہ بڑھنے دیا۔ دشمن کو یہ خوش فہمی تھی کہ وہ بہت جلد لاہور پر قبضہ کر لے گا۔ اسی لئے اس نے پہلے ہی اپنی فتح کا اعلان کر دیا تھا۔ لیکن اسے ہماری فوج کی بے مثال شجاعت و دلیری اور ناقابل تسخیر عزم کا اندازہ نہ تھا۔ اسے جب ہماری فولادی عزم رکھنے والی فوج سے واسطہ پڑا تو فتح کے بارہ میں اس کی سب خوش فہمی ہوا ہو گئی۔ بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف کے اس بیان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں انہوں نے اس بات سے انکار کیا ہے کہ بھارتی فوج نے لاہور پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا جنرل محمد موسیٰ نے کہا اب جبکہ پاکستانی فوج دشمن کے منصوبوں کو خاک میں ملا چکی ہے دشمن خود اپنے الفاظ نگل رہا ہے اور نہایت بودے عذرات پیش کر کے اپنی شرمندگی کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اگر بھارتی چیف آف سٹاف نے لاہور پر قبضہ کرنے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اور اس کا منصوبہ نہیں بنایا تھا تو بھارت نے الٹی میٹم دیئے اور اعلان جنگ کئے بغیر پاکستان پر بزدلانہ حملہ کیوں کیا۔

اس تقریب میں ۳۸ بہادر فوجی افسروں اور جوانوں کو تمغے عطا کئے گئے۔

کشمیری عوام ریاست سے ایک ایک ہندوستانی فوجی کو نکال کر ہی دم لینگے

صدر آزاد کشمیر جناب عبدالحمید خان کا اعلان

مظفر آباد ۳۰ ستمبر۔ صدر آزاد کشمیر جناب عبدالحمید خان نے پھر اعلان کیا ہے کہ کشمیری عوام اپنی آزادی کی جدوجہد اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ کشمیر سے ایک ایک ہندوستانی فوجی کو نکال باہر نہ کیا جائے گا۔ یہ اعلان انہوں نے یہاں غیر ملکی صحافیوں کے ایک گروپ سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا مسئلہ کشمیر کے باعزت تصفیہ کے لئے پاکستان نے جو تین نکاتی تجویز پیش کی ہے۔ کشمیری عوام اس سے کم تر کسی چیز پر راضی نہیں ہوں گے۔ حکومت ہندوستان ۱۸ سال تک اس مسئلہ کے تصفیہ کو کھٹائی میں ڈالنے کے باوجود اب امن پسندی کے دعوے کر کے دنیا کو بیوقوف نہیں بنا سکتی۔ بھارت بین الاقوامی معاہدوں اور وعدوں کی مسلسل خلاف ورزی کر کے اور اپنی جارحانہ روش سے ایک دنیا کو تباہی کی طرف دھکیلنے پر تلا ہوا ہے خود کشمیر کے عوام نے بھارتی استبداد کے خلاف میدان میں نکل کر اور اس کی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے جدوجہد آزادی کا آغاز کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے لوگ بھارت کے تسلط کے خلاف ہیں اور جلد از جلد بھارت کی غلامی سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

فائر بندی کی ایک اور خلاف ورزی

ایک بھارتی افسر اور چھ سپاہی گرفتار

راولپنڈی ۳۰ ستمبر کل بھارتی فوج نے فائر بندی کی ایک اور خلاف ورزی کی۔ جب کہ اس کا ایک فوجی دستہ کھیم کرن جیمنی والا سیکٹر میں ہمارے دفاعی مورچوں کی ٹوہ لینے کے لئے ہمارے علاقہ میں گھس آیا۔ اس فوجی دستہ کو جو ایک بھارتی افسر اور چھ سپاہیوں پر مشتمل تھا گرفتار کر لیا گیا۔

راجستھان میں سندرا کے مقام پر ایک اور بھارتی حملہ پسپا کر دیا گیا

پانچ بھارتی افسر اور بہت سے سپاہی گرفتار۔ بھاری تعداد میں گولہ بارود اور اسلحہ پر قبضہ

راولپنڈی ۳۰ ستمبر۔ کل تیسرے پہر راجستھان کے علاقہ میں بھارتی فوج نے فائر بندی کی ایک اور خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک بٹالین فوج توپ خانہ اور مارٹر کی مدد سے ہماری سندرا نامی چوکی پر پھر حملہ کیا۔ دشمن کا یہ حملہ بھی اسے بھاری جانی نقصان پہنچا کر پسپا کر دیا گیا۔ کل شام تک پانچ بھارتی افسر دو جونیئر کمیشنڈ افسر اور دوسرے درجوں کے اور بہت سے بھارتی فوجی گرفتار کئے جا چکے تھے ان میں بھارتی فوج کا بٹالین کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل این۔ کے سنہا بھی شامل ہے۔ پاکستانی فوج نے گولہ بارود کے ایک بڑے ذخیرہ پر بھی قبضہ کر لیا اور بہت سا دوسرا جنگی سامان بھی پاکستانی فوج کے ہاتھ لگا۔

بھارتی فوج نے گزشتہ منگل کو بھی اس چوکی پر حملہ کیا تھا جس میں بھارتی فضائیہ کے طیاروں نے بھی اپنی میدانی فوج کی مدد کرتے ہوئے مشین گن سے گولیاں برسائی تھیں۔ دشمن کا وہ حملہ بھی ناکام بنا دیا گیا تھا۔

لاہور میں شہید فوجیوں کی یادگار تعمیر کی جائے گی

لاہور ۳۰ ستمبر۔ جن جانباز اور بہادر فوجیوں نے وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا ہے ان کی اس قربانی کے احترام کے طور پر لاہور میں ایک یادگار قائم کی جائے گی اس یادگار کے قیام کا فیصلہ لاہور کارپوریشن نے اپنے ایک حالیہ اجلاس میں کیا ہے

ری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
ٹ کاٹن ہمائسٹ
پوسٹ بکس 87 ملتان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

POSTAGE 2 PAISA